دعوتِ اسلامی کے شب و روز

تذکرہ خلیفہ اعلیٰ حضرت

باباجی علامہ عبدالغفور قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ



- تحریک پاکستان میں حصہ
- دینی خدمات
- ماہ رمضان کے روزوں سے محبت
- سلسلہ قادریہ کی خلافت

پیشکش

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج1، ص40 دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : **تذکرۂ علامہ عبدالغفور قادری رضوی** رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف : مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی (رکن مرکزی مجلس شوریٰ دعوتِ اسلامی)

تعاون : دعوتِ اسلامی کے شب و روز (News Website Of Dawateislami)

صفحات : 24

اشاعتِ اول: (آن لائن): ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ، دسمبر 2021ء

shaboroz@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

تذکرۂ خلیفہ اعلیٰ حضرت
باباجی علامہ عبد الغفور قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (26 صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

باباجی علامہ عبد الغفور قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

پنجہ شریف[1] نزد مٹھ ٹوانہ[2] ضلع خوشاب[3] کا ملک اعوان[4] قاضی خاندان عرصہ دراز سے دین متین کی خدمت میں مصروف ہے، انیس صدی عیسوی میں اس کے سربراہ حضرت مولانا حافظ قاضی محمد عبد الحکیم قادری صاحب تھے جو اپنے وقت کے بہترین حافظ قرآن، جید عالم دین، حسن ظاہری و باطنی کے پیکر اور علم و عمل کے جامع تھے، اللہ پاک نے انہیں بیٹے کی نعمت سے نوازا، اکلوتا ہونے کی وجہ سے ماں باپ اس بچے سے بہت محبت کرتے تھے، اُنھوں نے اس کی تربیت اس انداز میں کی کہ یہ بچپن سے حصولِ علم میں مگن رہتا تھا، ابتدائی عمر میں ہی حفظ قرآن کی سعادت پائی، اب یہ حافظ صاحب کے معزز لقب سے پکارا جانے لگا، حافظ صاحب نے درسِ نظامی کی ابتدائی کتب اپنے والدِ گرامی سے پڑھیں، ان کا شوقِ علم اتنا بڑھا کہ اُنھوں نے دیگر شہروں میں جاکر نامور علما سے پڑھنے کا فیصلہ کیا، ایک دن اپنے والدِ

1..... معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، 3/82، حدیث: 2729۔

گرامی کی خدمت میں حاضر ہو کر بصد احترام بیرونِ شہر جانے کی اجازت مانگی، والدِ گرامی چونکہ علم کی گہرائی کو جانتے تھے اور سفر کے فوائد سے بھی واقف تھے چنانچہ اُنھوں نے اپنے اکلوتے اور فرمانبردار بیٹے کو اجازت دے دی۔

حافظ صاحب نے مختلف شہروں میں حاضر ہو کر خوب علمِ دین حاصل کیا، دورانِ تعلیم ان کے ذہن میں عقیدہ و معمولاتِ اہلِ سنت کے بارے میں کچھ اشکال پیدا ہوگئے، کچھ عرصہ کے بعد گھر لوٹے تو والدِ محترم کی خدمت میں ان اشکال کو بیان کیا، انھوں نے جواب دیا مگر ان کی تشفی نہ ہوئی، آپ کے والد مولانا محمد عبد الحکیم قادری صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ[5] کے بارے میں جانتے تھے کہ یہ اِس وقت علما و مشائخ اہلسنت کی قیادت فرمارہے ہیں اور درجۂ مجدّدیت پر فائز ہیں، عقیدہ و معمولاتِ اہلِ سنت کی ترویج واشاعت کے سبب نہ صرف ہند بلکہ عالمِ اسلام میں مشہور ہیں۔ چنانچہ دونوں باپ بیٹے نے باہم طے کیا کہ ہم اعلیٰ حضرت سے ملاقات وزیارت کے لیے بریلی شریف[6] کا سفر کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ اپنے گاؤں پنجہ شریف (نزد مٹھہ ٹوانہ ضلع خوشاب) سے 1328ھ بمطابق 1910ء میں عازمِ بریلی ہوئے، تقریباً 926 کلومیٹر سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے بریلی شریف پہنچے۔ حسنِ اتفاق سے اعلیٰ حضرت اُس وقت دارالعلوم منظرِ اسلام[7] کے طلبہ کو درس دے رہے تھے اور موضوع بھی وہی تھا جس کی وجہ سے ان باپ بیٹے نے سفر کیا تھا، اعلیٰ حضرت جیسے جیسے گفتگو فرماتے گئے، اشکال دور ہوتے گئے، درس کے اختتام تک حافظ صاحب نے فیصلہ کرلیا کہ میں مرید بنوں گا تو اعلیٰ حضرت کا بنوں گا، بعدِ درس ان دونوں کی اعلیٰ حضرت سے ملاقات ہوئی، اعلیٰ حضرت علما و طلبہ سے بہت محبت کرتے تھے، جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ شمال مغربی پنجاب سے سفر کرکے بریلی پہنچے ہیں تو اعلیٰ حضرت نے مزید ان کا اکرام فرمایا، بعدِ مصافحہ اعلیٰ حضرت نے پوچھا: مولانا! کیسے تشریف لائے؟ برجستہ عرض کیا حضور! بیعت کرنا چاہتا ہوں، فرمایا، کیا پڑھے ہوئے ہو؟ حافظ صاحب نے جواباً اپنی تعلیم کی تفصیلات بیان کیں، اعلیٰ حضرت نے حوصلہ افزائی فرمائی اور مزید پڑھنے کے لیے دارالعلوم منظرِ اسلام میں داخلہ لینے کا حکم ارشاد فرمایا۔[8] یہ دو سال وہاں رہے[9] اور اعلیٰ حضرت سے خوب استفادہ کیا حتی کہ اعلیٰ حضرت نے انہیں سلسلہ قادریہ رضویہ میں خلافت سے بھی نواز دیا۔[10] شوقِ علم سے سرشار ان عالمِ دین کا اسم گرامی **حضرت مولانا بابا جی قاضی حافظ محمد عبد الغفور قادری رضوی** ہے۔ ان کے بارے میں اب تک جو معلومات حاصل ہوسکیں، وہ بیان کی جاتی ہیں۔

قاضی خاندان کا تعارف

قاضی خاندان کا تعلق وادی سون سکیسر[11] کے گاؤں چِٹہ[12] سے ہے، ان کے آباواجداد وہاں سے مٹھہ ٹوانہ میں منتقل ہوئے، قاضی خاندان کے جدِّ امجد حافظ عطامحمد صاحب کی لائق کاشت زمین مٹھہ ٹوانہ (ضلع خوشاب) سے تقریباً چھ سات کلومیٹر کے فاصلے پر پہاڑ کے دامن میں تھی جس میں یہ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے، یہ اپنے بیلوں کے ہمراہ زمین پر جاتے آتے، تلاوتِ قرآن میں مصروف رہتے تھے، مشہور ہے کہ یہ روزانہ ایک ختم قرآن کی سعادت پایا کرتے تھے، ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔

(1)بڑے بیٹے قاضی فیروزدین تھے، جو چک 58 ضلع سرگودھا میں زمینداری کیا کرتے تھے، ان کا ایک بیٹا قاضی شعیب الدین تھا، جو جوانی میں فوت ہوا۔

(2)دوسرے بیٹے مولاناحافظ قاضی عبدالحکیم قادری تھے،[13] جو کہ علامہ عبدالغفور قادری کے والدِ گرامی ہیں۔

(3)تیسرے بیٹے قاضی مظفردین تھے، یہ عالم دین تھے اور آرمی میں خطیب رہے، ان کے بیٹے مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب بھی عالم دین اور آرمی میں خطیب تھے، ان دونوں باپ بیٹے کا انتقال مٹھہ ٹوانہ میں ہوا، مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے بیٹے مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب ہیں، ابھی یہ چند سال کے تھے کہ والد صاحب کا انتقال ہوگیا، باباجی علامہ عبدالغفور صاحب نے انہیں مٹھہ ٹوانہ سے پنجہ شریف میں بُلالیا، انکی پرورش مٹھہ ٹوانہ میں ہوئی، انھوں نے باباجی سے ہی علم دین حاصل کیا، باباجی کے انتقال کے بعد یہ جامع مسجد ابھاروالی کے امام وخطیب مقرر ہوئے، 1410ھ بمطابق1990ء میں آپ کا وصال پنجہ شریف میں ہوا، آبائی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مولانا قاضی عبدالقیوم قادری صاحب کے بیٹے مولانا قاضی زین العابدین قادری صاحب تھے جو جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف[14] کے فارغ التحصیل تھے۔ ان کا وصال یکم رمضان1434ھ بمطابق9جولائی 2013ء میں پنجہ شریف میں ہوا، والد کی قبر کے قریب تدفین ہوئی۔

(4)ایک بیٹی تھیں جن کا نکاح قاضی شیر محمد قادری بن قاضی پیر محمد قادری صاحب سے ہوا، ان کے بیٹے عارف باللہ حضرت قاضی محمد دین قادری[15] تھے جو کہ علامہ عبدالغفور صاحب کے شاگرد اور بیٹی کے سسر تھے۔[16]

پیدائش

خلیفۂ اعلیٰ حضرت ،عالم باعمل حضرت علامہ قاضی باباجی حافظ محمد عبدالغفور قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 1293ھ بمطابق 1886ء پنجہ شریف (نزد مٹھ ٹوانا ضلع خوشاب پنجاب) پاکستان میں ہوئی۔ [17]

والدین کا تذکرہ

آپ کے والدِ گرامی حضرت مولانا حافظ قاری قاضی عبدالحکیم قادری صاحب کی ولادت 1856ء / 1272ھ میں ہوئی اور 1941ء / 1360ھ میں 85 سال کی عمر میں وصال فرمایا،پنجہ شریف قبرستان میں تدفین ہوئی، آپ جید عالمِ دین، مضبوط حافظِ قرآن اور آرمی میں خطیب تھے ،فوج سے سبکدوش ہونے کے بعد کھیتی باڑی کیا کرتے تھے ، آپ عالمِ باعمل اور قصیدۂ غوثیہ کے عامل تھے۔ ابتدائی عمر میں بوجوہ مٹھ ٹوانہ سے اپنے ایک رشتہ دار قاضی شیر محمد قادری کے ہمراہ پنجہ شریف منتقل ہوگئے تھے۔ [18] آپ کی والدہ محترمہ حضرت فیض بی صالحہ خاتون تھیں ،جو مٹھ ٹوانہ کے عالمِ دین حضرت مولانا قاضی شیخ احمد صاحب کی بیٹی اور اس زمانے میں مٹھ ٹوانہ کی واحد جامع مسجد قاضیاں والی کے امام و خطیب مولانا قاضی فضل احمد صاحب کی بہن تھیں۔ [19]

تعلیم وتربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والدِ گرامی حضرت مولانا قاضی قاری حافظ محمد عبدالحکیم قادری صاحب سے حاصل کی پھر مزید تعلیم مختلف شہروں میں حاصل کی، دورانِ تعلیم آپ کے ذہن میں عقیدہ ومعمولات اہلِ سنت کے بارے میں کچھ اشکال پیدا ہوگئے۔ آپ کے والدِ گرامی 1328ھ بمطابق 1910ء میں آپ کو بریلی شریف (یوپی ہند) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی بارگاہ میں لے گئے۔ آپ کی صحبت وزیارت کی برکت سے سارے شکوک وشبہات دور ہوگئے اور اعلیٰ حضرت کے علم وتقویٰ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کرلی، مزید علمِ دین کے حصول کے لیے اعلیٰ حضرت کے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ لے لیا۔ [20]

بریلی شریف میں آپ کا قیام

علامہ عبدالغفور قادری صاحب نے 1328ھ بمطابق1910ء سے 1330ھ بمطابق1912ء دوسال بریلی شریف میں گزارا، اس وقت کے دارالعلوم کے اساتذہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام حامد رضا خان[21]، صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی[22]، مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان[23] اور علامہ سیّد بشیر احمد شاہ علی گڑھی[24] رحمۃ اللہ علیہم سے استفادہ کرنے کی سعادت پائی۔[25] اس دوران دارالعلوم منظر اسلام کے تین سالانہ جلسے ہوئے، قرینِ قیاس یہی ہے کہ آپ نے ان تینوں میں شرکت کی ہوگی، دارالعلوم منظرِ اسلام کا نواں سالانہ جلسہ بتاریخ27،28،29 ذیقعدہ1330ھ بمطابق8، 9،10نومبر1912ء بروز جمعہ ،ہفتہ اوراتوار بریلی شریف کی مرکزی جامع مسجد بی بی جی صاحبہ (محلہ بہاری پور، بریلی)[26] میں منعقد ہوا، غالباًاس میں آپ کی دستار بندی ہوئی اوریوں فاضلِ دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف کا شرف پایا۔[27] 1328ھ تا1330ھ تک جو طلبہ پڑھتے تھے ان میں محدثِ اعظم بہار حضرت مولانا احسان علی محدث مظفرپوری[28]، حضرت مولانا محمد طاہر رضوی[29]، حضرت مولانا عبدالرشید رضوی[30] اور مولانا عبدالرحیم رضوی[31] وغیرہ شامل ہیں۔[32]

سلسلہ قادریہ کی خلافت

آپ کے والدِ گرامی علامہ قاضی عبدالحکیم قادری صاحب کے شیخِ طریقت حضرت سیدنا پیر عبدالرحمٰن قادری ملتانی[33] رحمۃ اللہ علیہ کے اشارۂ غیبی پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے آپ کو سلسلۂ قادریہ رضویہ کی خلافت عطا فرمائی۔ 6ذیقعدۃ الحرام1330ھ مطابق17اکتوبر1912ء کو سندِ تکمیل کے ساتھ سندِ اجازت دی گئی، اعلیٰ حضرت نے آپ کے نام کے ساتھ یہ القابات تحریر فرمائے: برادرِ یقینی، صالحِ سعید، مفلحِ رشید، فاضلِ حمید، حسنُ الشمائل، محمودُ الخصائل، راغب الی اللہ، الغفورُ الشکور قاری حافظ مولوی محمد عبد الغفور ابن مولوی حافظ قاری محمد عبدالحکیم شاہ پوری نور بالنور المعنوی، الصوری۔ ان القابات سے آپ کی شخصیت کی عکاسی ہوتی ہے۔[34]

اسناد کی معلومات

ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مجددی صاحب [35] تحریر فرماتے ہیں: امام احمد رضا کے تلامذہ اور خلفاء پاک و ہند کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں، 1990ء سکھر سندھ میں قیام کے دوران محترم مولانا حافظ محمد رفیق صاحب قادری [36] زید عنایتہ (مہتمم جامعہ انوار مصطفیٰ سکھر) نے فرمایا کہ ایک دستاویز اِن کے علم میں بھی ہے جو ان کے استادِ گرامی مولانا عبدالغفور علیہ الرحمہ کے گھرانے میں محفوظ ہے۔ تلاش کر کے مہیا کرنے کا وعدہ فرمایا، پھر 24جون 1992ء کو یہ وعدہ پورا ہوا اور موصوف کے صاحبزادے برادرم مفتی محمد عارف سعیدی [37] زید مجدہ اور مکرمی مفتی محمد ابراہیم قادری [38] زید عنایتہ دستاویز لے کر غریب خانے پر تشریف لائے اور اس کے عکس عنایت فرمائے۔ دستاویز کے مطالعہ کے بعد معلوم ہوا کہ یہ دوسندیں ہیں جن کا تعلق پاکستان کے مولانا محمد عبدالغفور شاہ پوری سے ہے۔ ایک سند تکمیل کی ہے اور دوسری سند خلافت واجازت کی ہے۔ اس سند کے ساتھ تیسری سند حدیث کی ہے جو مولوی بشیر احمد صاحب نے عنایت کی۔ آخر میں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ دستخط فرمائے ہیں: وانا علی ذلك من الشاھدین۔ یہ اسناد ادارہ تحقیقات امام احمد رضا [39] نے اپنے سالنامہ معارف رضا شمارہ 1413ھ بمطابق 1992ء میں شائع کر دیا ہے۔ [40]

شادی و اولاد

آپ کی شادی اپنے خاندان کی ایک نیک خاتون سیّدہ بی بی سے ہوئی، انھوں نے بعد شادی آپ سے ہی علم دین حاصل کیا، تصوف کی تعلیم پائی، مکمل ترجمہ قرآن کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان باباجی سے پڑھا، عالمہ فاضلہ اور صالحہ خاتون تھیں۔ [41] اللہ پاک نے آپ کو چاند سی بیٹی خدیجہ بی بی عطا فرمائی، جس کی آپ نے بہترین تربیت فرمائی، انھوں نے اپنے والد و والدہ سے علم دین حاصل کیا، اپنے والدین کی طرح یہ بھی نہایت عبادت گزار، نیک اور زہد و تقویٰ میں باکمال تھیں، یہ خواتین کو تعویذات دیا کرتیں، بیمار خواتین اور ان کے بچوں کو دم کیا کرتی تھیں، یہ مستجاب الدعوات تھیں، ان کی خدمت میں عورتوں کا بہت رجوع تھا، دور دراز سے خواتین آتیں، دعائیں کرواتیں، دم کرواتیں، تعویذ لیتیں اور دل کی مرادیں پاتی تھیں، باباجی علامہ عبدالغفور قادری صاحب نے ان کی شادی اپنے پھوپھی زاد بھائی اور شاگرد عارف باللہ حافظ قاضی محمد دین قادری صاحب [42] کے صاحبزادے امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ (پنجہ شریف)

حضرت مولانا قاضی عبدالرحمٰن قادری صاحب [43] سے کی۔ جامع مسجد رحمانیہ کے موجودہ امام وخطیب قاضی الحاج حبیب الرحمٰن صاحب آپ کے بیٹے اور جانشین ہیں۔[44] اس مضمون میں قاضی حبیب الرحمٰن صاحب نے بہت مدد فرمائی، اللہ پاک انہیں بہتر جزا عطا فرمائے۔

ذریعۂ آمدن

علامہ عبدالغفور قادری صاحب جیّد عالمِ دین ہونے کے ساتھ بہت بڑے زمیندار بھی تھے، پنجہ شریف میں آپ کے پاس 33 ایکڑ، تھل[45] میں ایک سو ایکڑ، بارانی علاقے میں 15 ایکڑ اور ساہیوال[46] میں 35 ایکڑ زمین تھی، پنجہ شریف کی زمین آپ خود کاشت کرتے تھے اور بقیہ زمینیں آپ نے مزارعت پر دی ہوئی تھیں، مزارع حضرات کو آپ کی طرف سے سخت تاکید تھی کہ دیگر لوگوں کی زمینوں سے ایک فٹ فاصلہ رکھ کر فصل کاشت کی جائے، آپ کے تقوے کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ کو شک گزرتا ہے کہ کہیں مزارع نے اس بات کو پیشِ نظر نہیں رکھا تو اس خوف سے کہ کہیں کسی کے کچھ دانے ہماری طرف نہ آگئے ہوں، آپ وہ پوری آمدن راہ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔[47]

دینی خدمات

کچھ عرصہ کے لیے فوج میں بطور خطیب ملازم ہوگئے، فیروزپور چھاؤنی[48] میں امامت وخطابت میں مصروف رہے۔[49] کچھ عرصہ یہ خدمت سرانجام دینے کے بعد آپ وہاں سے سبکدوش ہوکر اپنے گاؤں پنجہ شریف تشریف لے آئے، آپ نے اپنے محلہ خوشحالی والا (پنجہ شریف ضلع خوشاب) کی اُبھاروالی مسجد میں (جسے ان کے والد علامہ عبدالحکیم قادری نے بنایا تھا) امامت وخطابت شروع فرمائی اور اپنی بیٹھک میں مدرسہ قائم فرمایا۔ جس میں حفظِ قرآن اور درسِ نظامی کی کُتُب پڑھانے کا سلسلہ تھا، خیر خواہیِ اُمّت کے جذبے کے تحت تعویذات بھی دیا کرتے تھے مگر یہ سب خدمات فی سبیل اللہ تھیں۔[50]

تصنیف وتالیف

دینِ اسلام کی ترویج واشاعت کا ایک اہم ذریعہ کُتُب کی تصنیف وتالیف بھی ہے، علامہ عبدالغفور قادری صاحب بھی حالاتِ حاضرہ سے آگاہ تھے اور اس وقت کی ضرورت کے مطابق تصنیف وتالیف میں مصروف رہے، فتنہ قادیانیت کے رد میں آپ کے دو رسائل تحفۃ العلماء فی تردید مرزا المعروف لیاقت مرزا[51] اور عمدۃ البیان فی جواب سوالات اہل

القادیان[52] ہیں، یہ دونوں رسائل حضرت علامہ مفتی محمد امین قادری عطاری[53] رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے اَہلِ سنت کے کُتُب ورسائل کے مجموعہ "عقیدہ ختم النبوۃ"[54] کی تیرہویں جلد میں شائع کئے ہیں، مزید تصانیف سے آگاہی نہ ہو سکی۔

کتب خانہ

علامہ عبدالغفور قادری صاحب کو چار پانچ زبانوں پر عبور حاصل تھا، عربی تکلم میں تو آپ ماہر تھے، آپ کے کُتُب خانے میں کثیر کُتُب تھیں، جو آپ کی وفات کے بعد جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف[55] میں منتقل کردی گئیں۔[56]

تحریک پاکستان میں حصہ

آپ نے تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا، عوام وعلماء سب کو اس کی اہمیت سے آگاہ کیا، آپ کی ان کوششوں سے پنجاب میں تحریک پاکستان کے لیے رائے عامہ ہموار ہوئی، آپ نے مجاہدِ ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی[57] کے قافلے کی سرپرستی فرمائی، 23 تا 25 صفر المظفر 1365ھ بمطابق 27 تا 29 جنوری 1946ء کو آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پچیسویں عرس کے موقع پر بریلی شریف تشریف لے گئے جہاں پاکستان کے حق میں قرارداد منظور ہوئی، اس قرارداد کی ترتیب وتدوین کمیٹی میں آپ شامل تھے۔ بریلی شریف میں آپ کو "مولانا پنجابی" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔[58]

علمائے اہلسنت کا آپ کا اکرام کرنا

آپ کے علمائے اَہلِ سنت سے گہرے تعلقات تھے، محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ سردار احمد چشتی قادری[59] رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہیں، یوں محدثِ اعظم آپ کے استاذ بھائی ہیں، چونکہ علامہ عبدالغفور قادری صاحب کی فراغت محدثِ اعظم سے پہلے ہوئی اس لیے محدثِ اعظم آپ کی تعظیم کیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ حافظُ الحدیث مولانا سیّد محمد جلال الدین قادری بھکھی شریف[60] اوراستاذُ العلماء مولانا محمد نواز صاحب[61] بھی آپ کا بہت اکرام فرمایا کرتے تھے۔[62]

ولی کامل اور تقویٰ وپرہیزگاری

علامہ عبد الغفور قادری صاحب مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ باکرامت ولی اور شیخِ طریقت بھی تھے، رزقِ حرام بلکہ مشتبہات سے مکمل اجتناب فرماتے، اپنے گھر کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے گاؤں کی قریبی زمین میں خود کھیتی باڑی کرتے اور سبزیاں اُگاتے تھے، دور دور سے مخلوقِ خدا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتی اور علم وروحانیت سے سیراب ہوتی۔ تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت میں ہے: آپ عابدِ شب بیدار اور زُہد وورَع میں منفرد ُالمثال تھے، اخلاق و خُلوص، نیاز مندی، عزیمت، حُسن سُلوک، قناعت پروری، ایثار و قربانی، جذبہ ٔبندگی، کفایت شعاری اور فضل و کمال کے اوصافِ حمیدہ سے متصف تھے۔ عشقِ رسول کی جو دولت دہلیزِ مرشد سے ملی تھی، اُس سے ہمہ وقت سرشار رہا کرتے تھے۔ آپ جماعت اہلِ سنت کے عظیم مبلغ اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے بہترین داعی تھے۔ کبھی بھی کسی مسئلہ شرعیہ میں مخالفین کی پرواہ نہیں کی۔[63]

ماہ رمضان کے روزوں سے محبت

ماہ رمضان کے روزوں سے محبت کا عالم یہ تھا کہ زندگی کے آخری تین سال بڑھاپے کی وجہ سے آپ کمزور ہوگئے، ان سالوں میں ماہ رمضان گرمیوں میں تھا، پنجہ شریف میں روزے رکھنا مشکل ہوگیا، چنانچہ آپ روزے رکھنے کے لیے اپنے شاگرد اور منہ بولے بیٹے حضرت مولانا حافظ حاجی دوست محمد اعوان صاحب[64] کے پاس کھجولا (ضلع چکوال)[65] تشریف لے جاتے، کیونکہ وہاں کا موسم قدرے ٹھنڈا ہوتا تھا۔ ایک مہینہ آپ وہیں قیام فرماتے اور نماز عید کے بعد واپس آیا کرتے تھے۔[66]

تلامذہ وشاگرد

آپ سے کئی علماء نے استفادہ کیا، درس نظامی کی کُتُب پڑھیں، مثلاً ولیِ کامل حضرت مولانا صوفی قاضی محمد دین قادری اور ان کے بیٹے حضرت مولانا قاضی عبد الرحمٰن قادری امام وخطیب جامع مسجد رحمانیہ پنجہ شریف[67]، استاذ الحفاظ، مردِ کامل حضرت باواجی حافظ غلام احمد سَلوئی والے چکوال[68]، سیاحِ حرمین باباجی سیّد طاہر حسین شاہ جوہر آباد ضلع خوشاب[69]، رفیقِ ملت حضرت مولانا حافظ محمد رفیق صاحب قادری سکھر سندھ[70]، حضرت مولانا حاجی

غلام محمد اعوان موضع بِٹّہ ضلع خوشاب[71] اور مولانا حافظ حاجی غوث محمد اعوان موضع کھجولا ضلع چکوال[72] آپ کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔[73]

وفات و مدفن

علامہ عبدالغفور قادری صاحب نے غالباً 15 رجب المرجب 1371ھ بمطابق 9مارچ1952ء کو وصال فرمایا۔[74] قبرستان پنجہ شریف کے ایک احاطے میں خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ آپ کی قبر شریف ہے۔یہ احاطہ مستطیل شکل میں ہے، اس میں تقریباً15 قبور ہیں، مشرقی جانب لکڑی کا دروازہ ہے، چاروں طرف 3 سے 4فٹ سُرخ اینٹوں کی دیوار ہے، اس احاطے کی لمبائی تقریباًپچاس ساٹھ فٹ اور چوڑائی پندرہ سولہ فٹ ہے۔باباجی علامہ عبدالغفور صاحب کی قبر اس احاطے کے شمال مغربی دیواروں کے ساتھ ہے۔ مغربی دیوار اور باباجی کی قبر کے درمیان صرف حضرت مولانا عبدالقیوم قادری صاحب کی قبر ہے۔قدموں کی جانب حضرت مولانا محمد زین العابدین قادری صاحب کی قبر ہے۔راقم ربیع الاول 1447ھ بمطابق جنوری 2016ء کو برادرانِ اسلامی حاجی غلام عباس عطاری، محمد نثار عطاری اور محمد نوید عطاری کے ہمراہ پنجہ شریف حاضر ہوا، محترم غلام جیلانی صاحب (ٹیچر پرائمری اسکول پنجہ) نے اپنے اسٹوڈنٹس کے ساتھ استقبال کیا، باباجی علامہ عبدالغفور قادری کے خاندان کے لوگوں سے ملاقات ہوئی، ان سے معلومات لیں، باباجی کی مسجد کی زیارت کی اور پھر آپ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر فاتحہ کی سعادت پائی۔ آپ کے لوحِ مزار پر یہ اشعار درج ہیں، جسے ترجمے[75] کے ساتھ ملاحظہ کیجئے:

پرز حسرت ہمیں گریئم غمگیں	حسرت سے پُر، غمگین یہی کہتا ہوں
کہ ازما کرد رحلت عالم دیں	کہ ہم سے اِک عالمِ دین رِحلت فرماگئے
زما عبدالغفور اکنوں نہاں شد	عبدالغفور اب ہم سے پوشیدہ ہوگئے
ببیں ظلمت کہ گم شد ماہ پرویں	یہ ظلمت دیکھ جس میں ماہِ پروین کھوگئے
خلیق وحاجی و قاریٔ قرآں	خلیق وحاجی اور قاریٔ قرآن
شدہ مدفون بذیر خاک مسکیں	زیرِ خاک مدفون و مکین ہوگئے
اگر صالح وفاتش را بہ پرسی	صالح اگر اُن کا سنِ وفات پوچھتے ہو

"تو حق بخش بہ آن باد" اندریں ہیں   "تو حق بخش بہ آن باد" میں دیکھ لے

1371 ھ

حواشی و مراجع

(01) پنجہ شریف مٹھہ ٹوانہ سے جانبِ جنوبِ مغرب 6 کلومیٹر فاصلے پر موجود ایک قصبہ ہے، جس کی آبادی تقریباً دس ہزار ہے، اس میں کل پانچ مساجد ہیں جن میں سے تین جامع مساجد ہیں (1) جامع مسجد رحمانیہ (2) جامع مسجد شرقی ابھاروالی (3) جامع مسجد اُترابھان اَڈے والی اور ایک پرائمری اسکول ہے۔

(02) مٹھہ ٹوانہ ایک قدیم قصبہ اور ضلع خوشاب کی ایک یونین کونسل ہے، جو خوشاب شہر سے جانبِ مغرب 24 کلومیٹر فاصلے پر واقع ہے۔ مٹھہ ٹوانہ ریلوے اسٹیشن تو میانوالی روڈ پر قائم ہے مگر مٹھہ ٹوانہ کی آبادی ریلوے اسٹیشن سے جانبِ جنوب تقریباً ساڑھے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جسے مٹھہ ٹوانہ روڈ کے ذریعے آپس میں ملایا گیا ہے۔ اس شہر کی بنیاد 1580ء میں رکھی گئی۔ 1857ء میں اسے ضلع لیہ سے الگ کر کے اس وقت کے ضلع شاہ پور میں شامل کیا گیا۔ مٹھہ ٹوانہ میں اس وقت بھی کئی قدیمی اور تاریخی عمارات موجود ہیں جنہیں **"تھل دا کنارہ"** بھی کہا جاتا ہے، اس کی آبادی تقریباً 28 ہزار ہے۔ (نگر نگر پنجاب، 379)

(03) خوشاب پاکستان کے ضلع پنجاب میں شمال کی جانب ایک قدیم ترین شہر ہے، اس کا آغاز پندرہ سو (1500) قبل مسیح ہوا، یہ دریائے جہلم کے مغربی کنارے سے ڈیڑھ میل دور واقع ہے، پہلی مرتبہ 1583ء میں اس کے گرد فصیل بنائی گئی، جس میں کئی دروازے تھے، سیلابوں کی وجہ سے یہ فصیل کئی مرتبہ تباہ ہوئی، 1866ء میں اس کی تعمیرِ جدید کروائی گئی، اس بار دیوار شہر میں چار بڑے دروازے، مشرق کی جانب کابلی گیٹ، مغرب کی جانب لاہوری گیٹ، شمال کی جانب جہلمی گیٹ اور جنوب کی جانب ملتانی گیٹ تعمیر کیے گئے، 1700ء میں خوشاب جہلم کمشنری کے تحت تھا اور اس کا صدر مقام شاہ پور تھا۔ 1849ء کو اسے شاہ پور سے جدا کر کے ضلع لیہ کا حصہ بنا دیا گیا، 1853ء میں اسے ٹاؤن کمیٹی کا درجہ ملا، بعد ازاں اسے میونسپل کمیٹی بنا دیا گیا، دوبارہ یہ ضلع شاہ پور کا حصہ بنا دیا گیا، 1867ء میں خوشاب کو تحصیل کا درجہ دیا گیا، 1940ء میں شاہ پور ضلع ختم کر کے سرگودھا ضلع بنایا گیا، 1947ء میں قیامِ پاکستان کے وقت خوشاب ضلع سرگودھا کی تحصیل تھا اور 1983ء میں خوشاب کو الگ ضلع کا درجہ دے دیا گیا، اِس وقت اس کی چار تحصیلیں ہیں

(1) تحصیل خوشاب (2) تحصیل قائد آباد (3) تحصیل نوشہرہ (وادی سون سکیسر) اور (4) تحصیل نور پور تھل۔ تحصیل خوشاب اور قائد آباد میدانی، تحصیل نوشہرہ پہاڑی اور تحصیل نور پور تھل صحرائی علاقہ ہے۔1998ء میں اس ضلع کی آبادی تقریباً9لاکھ58ہزار کے قریب تھی۔ اس کا رقبہ 6ہزار5سو11(6511)مربع کلومیٹر ہے۔ خوشاب بزرگوں کی سرزمین ہے، سب سے زیادہ مشہور مزارات میں خاندان غوثیہ کے دو بھائیوں سید احمد شاہ جیلانی اور سید محمود شاہ جیلانی کا دربار بادشاہاں اور دربارِ سخی شاہ سیّد معروف قادری رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں، خوشاب کی سب سے اہم سوغات ڈھوڈا ہے۔ یہ ایک مٹھائی ہے جو یہاں نسل در نسل تیار کی جاتی ہے اور اپنے ذائقہ میں بے مثال ہے۔(نگر نگر پنجاب،373تا376)

(04) ملک اعوان، علوی عربی النسل ہیں، یہ زراعت پیشہ قبیلہ اور اسلحہ کے استعمال میں مہارت رکھتا ہے، جسامت کے لحاظ سے تنومند، مضبوط اور چوڑے شانوں والے، درمیانے قد کے مالک، ملنسار اور خوش اخلاق ہوتے ہیں، اس خاندان کے جد امجد حضرت عون قطب شاہ علوی، اَمیرُ المُؤمنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے چشم و چراغ تھے، حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ کی شادی ان سے ہوئی تھی یہ غوثِ پاک کے مرید تھے، انہی کے حکم سے ہند میں تبلیغ اسلام کے لیے آئے، اپنے اعلیٰ مرتبے کی وجہ سے قُطب کہلائے، ان کی وفات بغداد میں 1160ھ میں ہوئی۔(اقوام پاکستان کا انسائیکلوپیڈیا،799تا806)

(05) اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 10 شوال 1272ھ بمطابق 6جون 1856ء کو بریلی شریف (یو۔پی) ہند میں ہوئی، یہیں 25 صفر 1340ھ بمطابق 28اکتوبر1921ء کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں مرجع خاص وعام ہے۔ آپ حافظِ قرآن، پچاس سے زیادہ جدید وقدیم علوم کے ماہر، تاجدارِ فُقہا و مُحدثین، مصلحِ امت، نعت گو شاعر، سِلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت، تقریباً ایک ہزار کُتُب کے مُصنف، مرجع علمائے عرب وعجم اور چودھویں صدی کی مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، فتاویٰ رضویہ (33جلدیں)، جد الممتار علی رد المحتار(7 جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائقِ بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/58، 3/295، مکتبۃ المدینہ، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، 282، 301)

(06)بریلی (Bareilly):یہ بھارت کے صوبے اترپردیش میں واقع ہے، دریائے گنگا کے کنارے یہ ایک خوبصورت شہر ہے۔دریا کی خوشگوار فضاء نے اس کے حسن میں مؤثر کردار ادا کیا ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ووفات یہیں ہوئی،اس لیے یہ شہر آپ کی نسبت سے عالمگیر شہرت رکھتا ہے۔

(07)اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ نے شہر بریلی (یوپی ہند) میں (غالباً ماہ شعبان المعظم)1322ھ بمطابق اکتوبر1904ء میں دارالعلوم (مدرسہ اہل سنت وجماعت) منظرِ اسلام بریلی کی بنیاد رکھی، اس مدرسے کے بانی اعلیٰ حضرت، سربراہ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری اور پہلے مہتمم برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان مقرر ہوئے، ہر سال اس ادارے سے فارغ التحصیل ہونے والے حفّاظِ قرآن، قرّاء، عالم اور فاضل گریجویٹ طالبِ علموں کی ایک بڑی تعداد ہے۔(صد سالہ منظر اسلام نمبر ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، ماہ مئی 2001ء، قسط1ص28، 132)

(08)عقیدۂ ختم النبوۃ،13/507۔(09)ماہنامہ جہان رضا فروری، مارچ2016ء، ص51۔

(10)تذکرہ خُلفائے اعلیٰ حضرت،367۔

(11)وادی سون سکیسر ضلع خوشاب کی ایک صحت افزا وادی ہے، جو سلسلہ کوہِ نمک کے پہاڑوں میں دس ہزار ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے، یہاں کے پہاڑ ریتلی چٹانوں اور چونے کے پتھروں پر مشتمل ہیں، یہاں کی زراعت کا دارومدار برسات پر ہے، یہاں مارچ سے اکتوبر تک موسم انتہائی خوشگوار رہتا ہے، سردیوں میں شدید سردی پڑتی ہے اور درجۂ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے چلا جاتا ہے، اس میں کئی وادیاں اور چھوٹے بڑے گاؤں اور قصبے ہیں، اس کے بہترین مقامات میں سے کھبیکی جھیل، اوچھالی جھیل، مائی والی ڈھیری، جاہلر جھیل، کھڑومی جھیل، سوڈھی جے والی، کنہٹی گارڈن اور چشمہ ڈیپ شریف ہیں۔

(12)چِٹہ (chitta) گاؤں وادیِ سون سکیسر کے مشہور اوچھالی جھیل کے کنارے واقع ہے، چٹہ کے سرسبز کھیت بہت خوب صورت منظر پیش کرتے ہیں۔(13)ان کا تذکرہ والد محترم کے عنوان سے آگے آرہا ہے۔

(14)حافظ الحدیث حضرت علامہ مفتی سید محمد جلال الدین شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ عصر حاضر کے عظیم محدث ومفسر، یگانہ روزگار اور عظیم فقیہ تھے۔آپ نے یکم شوال المکرم1359ھ2 نومبر1941ء میں اپنے قصبہ بھکھی شریف (منڈی

بہاؤالدین) میں ایک دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی جس کا نام" جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ " تجویز کیا گیا۔ قبلہ حافظ الحدیث نے چالیس(40)سال تک یہاں مَسنَدِ تدرِیس کو رونق بخشی اور کثیر علماء ومشائخ اس چشمۂ علم وعمل سے سیراب ہوئے۔

(15)ولیِ کامل حضرت مولانا صوفی قاضی محمد دین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1295ھ بمطابق 1888ء پنجہ شریف (نزد مٹھ ٹوانہ ضلع خوشاب پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور یہیں یکم محرم الحرام 1360ھ بمطابق 29 جنوری 1941ء کو وصال فرمایا، آپ کا خاندان سات(7) پشتوں سے قادریہ سلسلے سے منسلک ہے، آپ کے والدِ گرامی صوفی قاضی شیر محمد قادری ولیِ کامل اور پیرِ طریقت تھے، قاضی محمد دین قادری ابھی تین چار سال کے تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا چنانچہ بچپن سے ہی انہیں اپنے ماموں علامہ عبدالحکیم قادری کی صحبت ملی، درس نظامی کی کُتُب باباجی علامہ عبدالغفور قادری صاحب سے پڑھیں، بعدِ حصولِ علمِ دین اپنے گاؤں پنجہ شریف میں جامع مسجد رحمانیہ تعمیر کی اور اس میں امامت وخطابت کیا کرتے تھے، یہاں آپ نے حفظِ قرآن کا درس بھی شروع فرمایا، آپ تصوف کی طرف زیادہ مائل تھے، سلسلہ قادریہ گیلانیہ میں مرید وخلیفہ تھے، مرجع العلماء وعوام تھے، پیری مریدی کو ذریعہ آمدن نہ بنایا بلکہ کھیتی باڑی کرتے تھے، جو فرمایا کرتے تھے ہوجاتا تھا، آپ کی کرامات زبان زدعام ہیں۔ قبرستان پنجہ شریف کی ایک چاردیواری میں خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ آپ کا مزار ہے۔ ان کے صحبت یافتہ درویش محمد شفیع قادری صاحب کی قبر پچاس سال کے بعد کھل گئی تو لوگوں نے دیکھا تو ان کی میت صحیح ودرست تھی۔

(16)یہ تمام معلومات نواسۂ علامہ عبدالغفور قادری، حضرت مولانا قاضی حبیب الرحمٰن صاحب نے دی ہیں جو اس وقت باباجی کے خاندان کے نمائندے، خوش اخلاق، خوش لباس اور ملنسار شخصیت کے مالک ہیں۔

(17)ماہنامہ جہان رضا فروری، مارچ 2016ء، صفحہ 51 میں لکھا ہے کہ آپ کی پیدائش 1872ء میں ہوئی۔

(18)یہ معلومات قاضی حبیب الرحمٰن صاحب (امام وخطیب جامع مسجد رحمانیہ پنجہ شریف) نے دی ہیں۔

(19)یہ معلومات قاضی حبیب الرحمٰن صاحب (امام وخطیب جامع مسجد رحمانیہ پنجہ شریف) نے دی ہیں۔

(20)عقیدۂ ختم النبوۃ، 13/507۔

(21)شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ علامۂ دہر، مفتیِ اسلام، نعت گوشاعر، اردو، ہندی، فارسی اور عربی زبانوں میں عبور رکھنے والے عالمِ دین، ظاہری وباطنی حسن سے مالامال، جانشینِ اعلیٰ حضرت

اوراکابرینِ اہلِ سنت سے تھے۔بریلی شریف میں ربیع الاول 1292ھ بمطابق 1875ء میں پیدا ہوئے اور 17 جمادی الاولیٰ 1362ھ بمطابق 22 مئی 1943ء میں وصال فرمایا اور مزار شریف خانقاہِ رضویہ بریلی شریف ہند میں ہے، تصانیف میں فتاویٰ حامدیہ مشہور ہے۔(فتاویٰ حامدیہ،ص79،48)

(22)صدرُالشریعہ حضرت مولانامفتی محمد امجد علی اَعظمی رحمۃ اللہ علیہ 1300ھ بمطابق 1883ء کواترپردیش ہند کے قصبے مدینۃ العُلَماء گھوسی میں پیدا ہوئے اور 2 ذوالقعدۃ الحرام 1367ھ بمطابق 6 ستمبر 1948ء کووفات پائی۔ جائے پیدائش میں مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔،آپ جید عالم دین،استاذالعلماء،فقیہِ اسلام،مریدو خلیفۂ اعلیٰ حضرت، جامعِ معقول ومنقول اور عبقری شخصیت کے مالک تھے،آپ کی کُتُب میں بہارِشریعت کو شہرتِ عامہ حاصل ہوئی،جو عوام وخواص میں مقبول ومحبوب ہے۔(تذکرۂ صدر الشریعہ،ص5،39،41)بہارِشریعت کی تخریج وتسہیل کی سعادت دعوتِ اسلامی کے ادارۂ تصنیف وتالیف المدینۃ العلمیہ ، اسلامک ریسرچ سینٹر فیضان مدینہ کراچی کوحاصل ہوئی ،جس نے بہت خوبصورت انداز میں اس کتاب کوچھ جلدوں میں شائع کیاہے۔

(23)شہزادۂ اعلیٰ حضرت،مفتیِ اعظم ہند،حضرت علّامہ مولانامفتی محمد مصطفٰےرضاخان نوری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1310ھ بمطابق 1892ء رضا نگر محلّہ سوداگران بریلی (یوپی،ہند) میں ہوئی۔ آپ فاضلِ دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف،جملہ علوم وفنون کے ماہر،جیّد عالِم دین،مصنفِ کُتُب،مفتی وشاعرِ اسلام،شہرۂ آفاق شیخِ طریقت،مرجعِ علماو مشائخ اور عوامِ اہلِ سنّت تھے۔35 سے زائد تصانیف وتالیفات میں سامانِ بخشش اور فتاویٰ مصطفویہ مشہور ہیں۔14 محرمُ الحرام 1402ھ بمطابق 12 نومبر 1981ء میں وصال فرمایا اور بریلی شریف میں والدِ گرامی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے پہلو میں دفن ہوئے۔(جہانِ مفتیِ اعظم،ص64تا130)

(24)جامعِ معقول ومنقول ،استاذُالعلماء حضرت علامہ سیّدبشیر احمد شاہ علی گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت علی گڑھ (یوپی ہند) کے سادات گھرانے میں ہوئی،تمام درس نظامی مع دورہ حدیث شریف استاذُالہند حضرت علامہ لطف اللہ علی گڑھی سے پڑھا،زندگی کا ایک حصہ اپنے استاذ گرامی کے مدرسہ فیض عام کانپوراور جامعہ شمس العلوم بدایون میں تدریس کرنے میں صرف کیا،جب (غالباًماہ شعبان المعظم)1322ھ بمطابق اکتوبر1904ء میں دارالعلوم (مدرسہ اہل سنت وجماعت)منظرِ اسلام بریلی شریف کا آغاز ہواتو آپ اس میں صدرِ مدرس بنائے گئے،6ذیقعدۃ الحرام 1330ھ بمطابق

17اکتوبر1912ء میں جب علامہ عبدالغفور قادری صاحب کو سندِ حدیث دی گئی تو اس پر علامہ سید بشیر احمد شاہ صاحب کے ہی دستخط ہیں، آپ کا وصال علی گڑھ میں ہوا۔(تذکرہ علمائے اہلسنت:72،73،استاذ الہند:51)

(25)تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت،366،367۔

(26)مرکزی جامع مسجد بی بی جی صاحبہ، بریلی شریف کے محلہ بہاری پور میں واقع ہے، اس میں دارالعلوم منظرِ اسلام کے سالانہ جلسے ہوتے تھے،1356ھ بمطابق1937ء میں مفتیِ اعظم ہند مفتی محمد مصطفی رضا خان قادری کی سرپرستی میں دارالعلوم مظہرِ اسلام قائم ہوا، مُحدّثِ اعظم پاکستان علامہ سرداراحمد قادری چشتی صاحب اس کے منتظم اور شیخ الحدیث مقرر ہوئے،اس دارالعلوم کی مستقل عمارت نہیں تھی، مسجد کے حجروں اور صحن میں پڑھائی کا سلسلہ ہوتا تھا۔(حیات محدث اعظم،45)

(27)صد سالہ منظرِ اسلام نمبر ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی،ماہ مئی 2001ء،قسط1ص235

(28)مُحدّثِ بہار حضرت مولانا احسان علی مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1316ھ کو فیض پور(ضلع سیتامڑھی [سابقہ ضلع مظفر پور] بہار ہند)میں ہوئی اور رمضان 1402ھ کو وفات پائی، مزار فیض پور میں ہے، جہاں ہر سال دس شوال المکرم کو عُرس ہوتا ہے، آپ نے ابتدائی تعلیم 1326ھ میں مدرسہ نورالہدیٰ پوکھیرا سے حاصل کی،1327ھ میں دارالعلوم منظرِ اسلام میں داخل ہوئے،بقیہ تمام تعلیم یہیں سے حاصل کرکے فارغ التحصیل ہوئے اور یہیں مُدرِّس ہوگئے، آپ نے تقریباً پچاس سال تدریس فرمائی، سینکڑوں علماء نے آپ سے استفادہ کیا، آپ شیخ التفسیر اور شیخ الحدیث کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ آپ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا قادری رضوی صاحب کے مرید و خلیفہ تھے۔(تذکرہ علمائے اہلسنت سیتامڑھی:1/50،فتاویٰ رضویہ،7/297)

(29)ان کے حالات نہ مل سکے۔(30)ان کے حالات نہ مل سکے۔(31)ان کے حالات نہ مل سکے۔

(32)صد سالہ منظرِ اسلام نمبر ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی،ماہ مئی 2001ء،قسط1ص255۔

(33)ان کے حالات نہ مل سکے۔

(34)معارف رضا،شمارہ1413ھ بمطابق1992ء،ص235۔نام میں جو علاقائی نسبت **"شاہ پوری"** لکھی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس زمانے(1330ھ بمطابق1912ء)میں موجودہ ضلع خوشاب، ضلع شاہ پور کی تحصیل تھی۔ مزید دیکھئے حاشیہ:3

(35)ماہر رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت یکم جمادی الاخریٰ 1349ھ بمطابق 24اکتوبر1930ء کو دہلی ہند میں ہوئی اور 23ربیع الآخر1429ھ بمطابق 29اپریل 2008ء کو کراچی میں وصال فرمایا، تدفین احاطۂ خانوادۂ مجددیہ ماڈل کالونی قبرستان، ملیر کراچی میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، سلسلہ نقشبندیہ مظہریہ کے مرشدِ کریم، جدید وقدیم علوم سے مالامال، عالمِ باعمل، مصنف کُتُب کثیرہ اوراکابرینِ اہلِ سنت سے تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات پر آپ کی 40سے زائد کتب ورسائل اور مقالات یادگار ہیں، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وخدمت اور مقامات پر مشتمل مقالات کا عظیم انسائیکلوپیڈیا(12جلدیں) آپ کی زیرِ سرپرستی شائع ہوا۔ آپ نہایت ملنسار، اعلیٰ اخلاق کے مالک اور محبت و شفقت فرمانے والے بزرگ تھے۔ (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد حیات، علمی اورادبی خدمات، 77تا108)راقم زمانۂ طالب علمی میں ایک مرتبہ انکی خدمت میں حاضر ہوا، بہت شفقت فرمائی، حوصلہ افزائی فرمائی اوردعاؤں سے نوازا۔

(36)رفیقِ ملت حضرت مولانا حافظ محمد رفیق رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1353ھ بمطابق 1935ء کو بلی ماران دہلی ہند کے دینی گھرانے میں ہوئی اور 27جمادی الاولیٰ 1425ھ بمطابق 16جولائی 2004ء کو سکھر میں انتقال فرمایا، تدفین مدرسہ انوارِ مصطفی سکھر کے ایک گوشے میں ہوئی، آپ حافظِ قرآن، عالمِ باعمل، علامہ عبدالغفور رضوی اور محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہما کے شاگرد، (ثانی الذکر سے مرید بھی ہوئے)، استاذُ الحفّاظ، جامعہ انوار مصطفی سکھر سمیت کئی اداروں کے بانی اور سرپرست تھے، خدمتِ عوام بذریعہ تعویذات میں بھی مشہور تھے۔ آپ کی تمام اولاد دینی تعلیم سے آراستہ ہوئی۔ آپ کو کئی مشائخ مثلاً پیر ایرانی، پیر صاحب دیوال، مولانا محمد قاسم مشوری وغیرہ سے خلافت حاصل تھی۔(انوار علمائے اہل سنت سندھ، 936تا939)

(37)حضرت مولانا مفتی محمد عارف سعیدی صاحب کی پیدائش ربیع الاول 1384ھ بمطابق 10اگست 1964ء کو سکھر میں ہوئی، ابتدائی اسلامی تعلیم والد صاحب رفیق ملت حضرتِ مولانا حافظ محمد رفیق رضوی صاحب سے حاصل کی پھر جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر میں داخلہ لیا، 1974ء میں والد صاحب نے جامعہ انوار مصطفی بنایا تو اس میں آگئے وہیں کُتُبِ درسِ نظامیہ علامہ مولانا محمد بخش نظامی صاحب اور مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب سے پڑھیں، 1982ء کو جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان میں غزالی دوراں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ صاحب سے دورۂ حدیث شریف پڑھا، آپ سے ہی بیعت

کا شرف بھی پایا، بعدِ حصول تعلیم جامعہ انوار مصطفی میں کُتُبِ درس نظامی اور دورۂ حدیث شریف پڑھانے کی سعادت پائی، امامت وخطابت کا سلسلہ بھی رہا، ایک رسالہ بھی تصنیف کیا۔ آپ کو اپنے والد گرامی سمیت کئی مشائخ سے خلافت حاصل ہے۔ (بذریعہ واٹس ایپ مفتی صاحب سے معلومات لی گئیں۔)

(38) شیخ الحدیث والتفسیر، مفتی اَہلِ سنت حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب کی پیدائش 12 جولائی 1954ء بمطابق 11 ذیقعدہ 1373ھ کو سوئی ضلع ڈیرہ بگٹی بلوچستان میں ہوئی، آپ نے علمِ دین، سوئی، سکھر، بندیال شریف، واں بھچراں وغیرہ سے حاصل کیا اور دورۂ حدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی سے کرنے کی سعادت پائی، آپ برہانِ ملت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ برہان الحق قادری جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور خلیفۂ مفتی اعظم ہند مفتی محمد حسین قادری سکھروی رحمۃ اللہ علیہ اور معمار ملت حضرت منان رضا منانی میاں قادری صاحب سے خلافت پائی، آپ نے کئی مدارس میں تدریس فرمائی، کئی جید علماء آپ کے شاگرد ہیں، آج کل جامعہ غوثیہ رضویہ کے شیخ الحدیث و التفسیر اور مفتی ہیں، آپ کے کثیر الفتاویٰ ہیں، آپ کا مجموعۂ فتاویٰ زیرِ طباعت ہے جو چار سے پانچ جلدوں پر مشتمل ہوگا، آپ 2009ء تا 2012ء تک اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے رکن بھی رہے۔ (بذریعہ فون مفتی صاحب سے معلومات لی گئیں۔)

(39) ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی کو مولانا سیّد محمد ریاست علی قادری نوری صاحب نے 1400ھ بمطابق 1980ء میں قائم فرمایا، جس کا مقصد تعلیماتِ رضا کا فروغ تھا، 1401ھ تا 1440ھ تک اس کی 40 سالہ کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو زبان پر ادارے کے اراکین ومعاونین کے حق میں دعا کے الفاظ جاری ہوجاتے ہیں: ☆ 1440ھ تک 48 امام احمد رضا کانفرنسوں کا انعقاد کروایا جاچکا ہے۔ ☆ سالنامہ معارفِ رضا کی 19 جلدیں اور ماہنامہ معارف رضا کے 220 شمارے شائع ہوچکے ہیں ☆ سالانہ مجلہ امام احمد رضا کے 32 شماروں کی اشاعت ہوچکی ہے۔ ☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی 35 تصانیف، پی ایچ ڈی کے 21 مقالات، مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی 21 کُتُب، صاحبزادہ علامہ وجاہت رسول قادری صاحب کی 21 تصانیف اور پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کے 35 مقالات شائع ہوچکے ہیں یوں شائع شدہ کُتُب ورسائل کی تعداد 164 ہے۔ ☆ دیگر کاموں میں پی ایچ ڈی اور ایم فل مقالہ جات لکھوانا، اعلیٰ حضرت پر لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے گولڈ میڈل اور سلور میڈل کا اجراء کرنا، تعلیماتِ رضا کو عام

کرنے کے لیے پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کا استعمال کرنا اور اخبارات و جرائد کے ذریعے فروغ تعلیماتِ امام احمد رضا کو عام کرنا مزید براں ہے۔(مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: کتاب "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی چالیس سالہ خدمات کا جائزہ۔")

(40) تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، 366، 367، معارفِ رضا، شمارہ 1413/1992، ص 235۔

(41) یہ معلومات قاضی حبیب الرحمٰن صاحب (امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ پنجہ شریف) نے دی ہیں۔

(42) ان کے مختصر حالات حاشیہ 15 میں دیکھئے۔

(43) حضرت مولانا قاضی عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1348ھ بمطابق 1930ء کو پنجہ شریف میں ہوئی اور یہیں 4 صفر 1434ھ بمطابق 18 دسمبر 2012ء میں وفات ہوئی۔ تدفین قبرستان پنجہ شریف میں خاندانی چار دیواری کے اندر ہوئی۔ آپ نے اپنے والد قاضی محمد دین قادری صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا، ابھی آپ تقریباً 10 سال کے تھے کہ والدِ گرامی کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد انہیں بابا جی علامہ عبدالغفور قادری صاحب کی صحبت حاصل ہوئی، ان سے علم دین حاصل کیا، فراغت کے بعد آپ نے جامع مسجد رحمانیہ میں امام و خطیب کے طور پر خدمتِ دین کا آغاز کیا، اس میں قائم حفظ القرآن کے مدرسے میں تدریس کی اور زندگی بھر یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔

(44) قاضی حبیب الرحمٰن صاحب کی پیدائش 1370ھ بمطابق 1950ء کو پنجہ شریف میں ہوئی، آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کیا، مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں، فقہ اور تفسیر کی کُتب زیرِ مطالعہ رہتی ہیں، سات سال جدہ میں ملازمت بھی کی، کچھ عرصہ بزنس اور زمین داری میں مصروف رہے۔ آپ کے دو صاحبزادے ہیں بڑے بیٹے قاضی ضیاء الرحمٰن اسلام آباد میں ملازمت اور چھوٹے صاحبزادے قاضی تنزیل الرحمٰن بزنس کرتے ہیں۔ اللہ پاک ان کے گھرانے کو سلامت رکھے۔

(45) تھل ریتلا علاقہ ہے، یہ دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہے اس کی شروعات ضلع خوشاب کے صدرِ مقام جوہر آباد سے ہوتی ہیں اور قائد آباد سے نیچے پھر ضلع میانوالی میں ہرنولی کے قریب سے شروع ہو جاتا ہے۔ خوشاب سے میانوالی کو ملانے والی ریلوے لائن سے جنوب کی طرف سارا علاقہ تھل کے صحرا پر مشتمل ہے۔

(46)ساہیوال، ضلع سرگودھا کی تحصیل اور قصبہ ہے، یہ دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر واقع ہے، اسے سولھویں صدی میں بلوچ قبیلے نے قائم کیا، اس کی موجودہ آبادی تقریباً 40ہزار ہے، مشہور درگاہ آستانہ عالیہ چشتیہ سیال شریف اسی کے قریب واقع ہے۔ (نگر نگر پنجاب،367)

(47)یہ معلومات قاضی حبیب الرحمٰن صاحب (امام وخطیب جامع مسجد رحمانیہ پنجہ شریف) نے دی ہیں۔

(48)فیروزپور مشرقی پنجاب (ہند) کا ایک شہر ہے جو قصور شہر سے تقریباً 27 کلومیٹر فاصلے پر ہے، یہ دریائے ستلج کے کنارے واقع ہے، اسے 1351ء میں تغلق بادشاہ سلطان فیروز شاہ تغلق نے آباد کیا، اس میں فوج کا اڈا (Cantonment) بھی ہے اس لیے یہ فیروزپور چھاؤنی کے نام سے مشہور ہے۔

(49)ماہنامہ جہان رضا فروری، مارچ 2016ء، صفحہ 51 میں لکھا ہے کہ آپ بریلی شریف میں جانے سے پہلے فوج میں بطور خطیب بھرتی ہوئے۔

(50)یہ معلومات قاضی حبیب الرحمٰن صاحب (امام وخطیب جامع مسجد رحمانیہ پنجہ شریف) نے دی ہیں۔

(51)عقیدۂ ختم النبوۃ، 13/509 (52)عقیدۂ ختم النبوۃ، 13/541

(53)عالم باعمل حضرت مولانا مفتی محمد امین قادری عطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 22 رجب 1391ھ بمطابق 7 نومبر 1971ء کو کھارادر اولڈ سٹی کراچی کے ایک میمن گھرانے میں ہوئی، بچپن سے ہی مرکزی انجمن اشاعتِ اسلام اور پھر دعوتِ اسلامی میں شامل ہوئے، 1985ء میں امیرِ اہلِ سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری صاحب کے ذریعے سلسلہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے، 1998ء میں دارالعلوم امجدیہ کراچی سے فارغ التحصیل ہو کر فتاویٰ نویسی میں مصروف ہوگئے، 1999ء میں دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ نزد پرانی سبزی منڈی کراچی میں بطور مفتی ومدرس درس نظامی خدمات سرانجام دینے لگے، آپ کا اکثر وقت فتویٰ نویسی، تدریس درس نظامی، واعظ ونصیحت اور تصنیف وتالیف میں صَرف ہوتا تھا، رد قادیانیت پر علمائے اہل سنت کی کُتُب ورسائل کو ایک مجموعے کی صورت میں جدید کمپوزنگ اور نئے اندازِ طباعت کے ساتھ شائع کرنا آپ کا یادگار کارنامہ ہے۔ صرف 36 سال کی عمر میں آپ کا وصال 18 ذیقعدہ 1426ھ بمطابق 20 دسمبر 2005ء کو کراچی میں ہوا۔ (عقیدۂ ختم النبوۃ، جلد1، تعارف مؤلف، انوار علمائے اہل سنت سندھ، 116)

(54) کتاب "عقیدۂ ختم النبوۃ" سوا صدی پر محیط علمائے اہل سنت پاک وہند کی اُن کُتُب ورسائل کا مجموعہ ہے، جو ردّ قادیانیت کے موضوع پر ہیں، عالمِ باعمل حضرت مولانا مفتی محمد امین قادری عطاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کتب ورسائل کو جدید طریقۂ اشاعت کے مطابق شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا اور جنوری 2005ء میں اس کی پہلی جلد شائع ہوئی، اب تک اس مجموعہ کی 15 جلدیں شائع ہوچکی ہیں، مزید 5 جلدوں کی اشاعت باقی ہے، فی الحال بوجوہ مزید اشاعت کا سلسلہ رکا ہوا ہے۔

(عقیدۂ ختم النبوۃ، 1/9، انوار علمائے اہل سنت سندھ، 117)

(55) حافظ الحدیث حضرت علامہ مفتی سیّد محمد جلال الدین شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ عصر حاضر کے عظیم محدث و مفسر، یگانہ روزگار اور عظیم فقیہ تھے۔ آپ نے یکم شوال المکرم 1359ھ بمطابق 2 نومبر 1941ء میں اپنے قصبہ بھکھی شریف (ضلع منڈی بہاؤالدین، پنجاب) میں ایک دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی جس کا نام "جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ" تجویز کیا گیا۔ قبلہ حافظ الحدیث نے چالیس سال تک یہاں تدریس فرمائی۔

(56) یہ معلومات قاضی حبیب الرحمٰن صاحب (امام وخطیب جامع مسجد رحمانیہ پنجہ شریف) نے دی ہیں۔

(57) مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 22 ذیقعدہ 1333ھ بمطابق یکم اکتوبر 1915ء کو موضع اٹک پنیالہ (تحصیل عیسیٰ خیل) ضلع میانوالی میں ہوئی، 7 صفر 1422ھ بمطابق یکم مئی 2001ء کو میانوالی میں انتقال فرمایا، مزار "مجاہد ملت کمپلیکس" روکھڑی موڑ میانوالی میں ہے۔ آپ عالمِ دین، پرجوش مبلغ، باہمت رہبر ورہنما، اخبار خلافت پاکستان کے مدیر، مجلسِ اصلاح قوم، دی پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن، آل پاکستان عوامی تحریک کے بانی، تحریکِ پاکستان کے مُتحرک کارکن رہے اور تحریکِ نفاذِ شریعت، تحریکِ ختمِ نبوت، تحریک نفاذِ نظامِ مصطفٰی میں بھرپور حصہ لیا، قومی اسمبلی اور سینٹ کے رُکن بھی رہے۔ آپ کا شمار اکابرینِ اہل سنت میں ہوتا ہے۔ آپ آستانہ عالیہ میبل شریف ضلع بھکر میں مرید اور قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ آپ نے اٹھارہ سے زیادہ مقالات وکتب ورسائل تحریر فرمائے۔ (تحریک پاکستان میں علماء ومشائخ کا کردار، 427)

(58) ماہنامہ جہانِ رضا فروری، مارچ 2016ء، ص 52۔ البریلویۃ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ، 294، سیرت صدر الشریعہ، 72۔

(59) محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1323ھ بمطابق 1905ء میں ضلع گورداسپور (موضع دیال گڑھ مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی اور یکم شعبان المعظم 1382ھ بمطابق 28دسمبر1982ء کو وصال فرمایا، آپ کا مزارِ مبارک فیصل آباد پنجاب پاکستان میں ہے۔آپ جامعہ منظرِ اسلام بریلی شریف کے فارغ التحصیل، جامعہ مظہر اسلام بریلی شریف کے پہلے مہتمم، استاذُ العلماء، محدثِ جلیل، شیخ طریقت، بانی سنّی رضوی جامع مسجد و جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے ہیں۔(حیاتِ محدثِ اعظم، ص27، 334)

(60) حافظُ الحدیث حضرت مولانا پیر سیّد محمد جلالُ الدّین شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1333ھ بمطابق 1915ء کو بھکھی شریف (ضلع منڈی بہاؤالدّین، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور یہیں 5ربیعُ الاوّل 1406ھ بمطابق 18نومبر1985ء کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضل جامعہ مظہرُ الاسلام بریلی شریف، خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، تلمیذ و خلیفہ محدثِ اعظم پاکستان، مرید و خلیفہ پیر سیّد نور الحسن بخاری (کیلیانوالہ شریف)، بانی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف اور استاذُ العلماء ہیں۔(حیات محدث اعظم، ص357، نوائے وقت: 25نومبر2014ء)

(61) استاذالاستاذ، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد نواز نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1920ء/ 1338ھ کو موضع بلو (نزد کولو تارڑ ضلع حافظ آباد، پنجاب) میں ہوئی اور وصال 27 شعبان بمطابق 13اکتوبر2004ء کو 84سال کی عمر میں گوجرانوالہ میں ہوا، تدفین جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ کے ایک گوشے میں ہوئی، آپ محدثِ اعظم، صدرُ الشریعہ، مفتیِ اعظم ہند کے شاگرد اور سراجُ السالکین حضرت سیّد نور الحسن بخاری کیلانی کے مرید تھے، آپ جیّد عالمِ دین، جامع معقول و منقول، شیخ الجامعہ بھکھی شریف، زینتِ مسند تدریس، بانی جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ اور مجازِ طریقت تھے۔(تذکرہ زینت مسند تدریس، 99، 133، 137، 182)

(62) یہ معلومات قاضی حبیب الرحمٰن صاحب (امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ پنجہ شریف) نے دی ہیں۔

(63) تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، 639۔

(64) استاذُ الحفاظ، حضرت مولانا حافظ حاجی غوث محمد اعوان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1322ھ بمطابق 1904ء کو پنجہ شریف کی ایک زمین دار اعوان گھرانے میں ہوئی اور یہیں 12ذیقعدہ 1386ھ بمطابق 22 فروری 1967ء کو وفات پائی، مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ نے قاضی محمد دین قادری صاحب سے حفظِ قرآن کی سعادت پائی، باباجی علامہ

عبدالغفور قادری صاحب سے علمی استفادہ کیا، پھر حضرت باواجی سلوئی حافظ غلام محمد گولڑوی سے دینی کُتب پڑھیں، قریبی گاؤں کھجولا (تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال) کے امام و خطیب مقرر ہوئے، یہاں حفظِ قرآن کی درس گاہ بنائی اور اپنی ساری زندگی تعلیم و تعلّم میں صَرف فرمائی، باواجی کی وفات کے بعد دہلی اور ہند کے دیگر شہروں میں تحصیلِ علمِ دین بھی کیا، آپ کامیاب مناظر اور پختہ عالمِ دین تھے، آپ کے شاگرد کثیر ہیں، آپ قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے مرید تھے، راقم نے یہ تمام معلومات آپ کے اکلوتے بیٹے حافظ مقبول احمد اعوان صاحب (حال مقیم راولپنڈی) سے بذریعہ فون حاصل کیں، اللہ پاک انہیں جزاءِ عطا فرمائے۔

(65) کھجولا چوآسیدن شاہ کا ایک مضافاتی گاؤں ہے جو اس سے اڑھائی کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(66) یہ تفصیلات مولانا حافظ دوست محمد اعوان صاحب کے بیٹے حافظ مقبول احمد اعوان صاحب نے بذریعہ فون بتائیں۔

(67) ان کے مختصر حالات حاشیہ نمبر 15 میں درج ہیں۔

(68) استاذُالحفاظ مردِ کامل، حضرت باواجی سلوئی حافظ غلام محمد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع عینو تحصیل و ضلع خوشاب کے حافظ میاں محمد اعوان گولڑوی کے گھر 1305ھ بمطابق 1888ء میں ہوئی اور 6 محرم الحرام 1394ھ بمطابق 9 فروری 1974ء کو چوآسیدن شاہ، ضلع چکوال میں وصال فرمایا، تدفین رحمانیہ مسجد چوآسیدن شاہ میں ہوئی، آپ جیّد حافظِ قرآن، حُسنِ ظاہری و باطنی سے مالا مال، مرید و خلیفہ قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ، تلمیذِ مولانا عبدالغفور قادری تھے، آپ نے اولاً چک نمبر 70 سرگودھا اور پھر سلوئی شریف میں حفظُ القرآن کا مدرسہ بنایا، زندگی بھر اس مدرسے میں تدریس فرمائی، علاقے میں رفاعی کاموں میں بھی فعال کردار رہا مثلاً گاؤں میں ڈسپنسری، ڈاکخانہ اور اسکول آپ کی کوششوں سے بنایا گیا، سلوئی میں آپ کی خدمات 47 سال پر محیط ہیں، کثیر علماء و مشائخ آپ کے تلامذہ ہیں۔ (مردِ کامل، 25، 57، 58، 31، 33، تذکرہ علمائے اہلِ سنت ضلع چکوال، 69) ان کا تذکرہ راقم نے بچپن سے ہی اپنے والدِ گرامی الحاج محمد صادق چشتی مرحوم سے سنا تھا، کیونکہ میرے والدِ گرامی کے دوست اور پیر بھائی حضرت مولانا حافظ محمد حسن چشتی صاحب (ساکن ڈھیری، تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم) حضرت باواجی کے شاگرد تھے۔

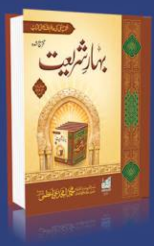
(69) قدوۃ المشائخ حضرت باباجی سیّد طاہر حسین شاہ نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع الگوں (ضلع فیروزپور، ہند) میں 1321ھ بمطابق 1904ء کو سادات گھرانے میں ہوئی اور 24 جمادی الاخریٰ 1425ھ بمطابق

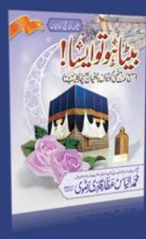
11 اگست 2004ء کو جوہر آباد ضلع خوشاب میں وصال فرمایا، مزار شریف یہیں ہے۔آپ شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے، آپ کے ہی مدرسے میں علمِ دین حاصل کیا، آپ نے تین سال پنجہ شریف میں رہ کر حفظِ قرآن اور ابتدائی فارسی و عربی کُتب پڑھیں، کئی شہروں اور ملکوں کی سیاحت فرمائی، حضرت عبد الرزاق چشتی قادری آستانہ بھوپال ہند نے خلافت عطا فرمائی ، مستقل قیام ذوالحجہ 1411ھ بمطابق جولائی 1991ء میں الاعوان ٹاؤن جوہر آباد میں فرمایا، یہیں مدرسہ و مسجد شیر ربانی اور آستانہ کی بنیاد رکھی ، آپ ادارہ معین الاسلام بیربل شریف سرگودھا کے سرپرست بھی تھے ۔(تذکرہ فخر السادات، 25، 29، 30، جہانِ رضا فروری مارچ 2016ء، ص52)(70)ان کے مختصر حالات حاشیہ نمبر 36 میں درج ہیں۔(71)عالمِ باعمل حضرت مولانا حاجی غلام محمد اعوان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1342ھ بمطابق 1924ء کو موضع بِٹہ (ضلع خوشاب) کے ایک اعوان زمین دار گھرانے میں ہوئی، پرائمری کلاس تک پڑھنے کے بعد کاشت کاری شروع کردی، خوش قسمتی سے انہیں چودہ سال کی عمر میں حضرت پیر سخی سلطانِ اعظم قادری سلطانی صاحب (آستانہ عالیہ قادریہ سلطانیہ موسیٰ والی شریف، نزد پپلاں ضلع میانوالی) سے بیعت کا شرف حاصل ہوا، یہ نماز روزہ اور شریعت کے پابند ہوگئے، اس کے بعد جب ان کے بڑے بیٹے زمین سنبھالنے کے قابل ہوئے تو انھوں نے تحصیلِ علم کے لیے سفر شروع فرمایا، اسلامی کُتب پڑھنے کے لیے باباجی علامہ عبد الغفور قادری صاحب کے پاس پنجہ شریف میں تین سال رہے ، ان کی وفات کے بعد چھپڑ شریف (وادی سون سکیسر) جاکر تعلیم مکمل کی، اس کے بعد اپنے گاؤں میں آگئے، مکی مسجد بنائی اور اسے آباد کیا، زمین داری کا سلسلہ بھی رہا، 99سال کی عمر میں 20 جمادی الاولیٰ 1441ھ بمطابق 16 جنوری 2020ء بروز جمعرات فوت ہوئے، تدفین بِٹہ قبرستان میں ہوئی۔ ان کے دو بیٹے مولانا حافظ محمد رمضان چشتی صاحب پاک آرمی اور مولانا محمد سلیم چشتی صاحب پاک نیوی میں خطیبِ اعلیٰ ہیں یہ تمام معلومات ثانی الذکر نے عطا فرمائیں، جس پر راقم ان کا شکر گزار ہے۔(72) ان کے مختصر حالات حاشیہ نمبر 64 میں درج ہیں ۔(73)عقیدہ ختم النبوۃ، 13/ 507، تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ، 366۔(74)ماہنامہ جہان رضا فروری، مارچ 2016ء صفحہ 52 میں لکھا ہے کہ آپ کا وصال وسطِ رجب 1372ھ کو ہوا جبکہ لوحِ مزار پر مہینے کی صراحت تو نہیں البتہ سن 1371ھ لکھا ہوا ہے۔(75)ان اشعار کا ترجمہ محشّی کُتبِ درسِ نظامیہ ، استاذ العلماء علامہ عبد الواحد عطاری مدنی صاحب (المدینۃ العلمیہ، اسلامک ریسرچ سینٹر فیضان مدینہ کراچی) نے فرمایا، اس پر راقم ان کا شکر گزار ہے۔

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پرعمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ









فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net